سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اور اس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے

اللہ تعالےٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں اس طور سے بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے

"اِس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالےٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علیٰ کُلِّ شیءٍ قدیر ہے، وہ عالم الغیب ہے وہ حیّ و قیوم ہے، اُس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لئے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوح اور آپ کے رفقا کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی۔ اِس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں اور خود اِس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے دستِ قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں۔ دیکھو مجھ پر خون اور اقدامِ قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا (یعنی) ابراء (بے قصور ٹھہرانا)۔

پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو ..... خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا۔ اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

— ○ جماعت احمدیہ ہر سال یوم مصلح موعود مناتی ہے۔ امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام جماعتیں ۲۰ فروری بروز ہفتہ جلسے منعقد فرمائیں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔ جن جماعتوں کے لئے ۲۰ فروری کو جلسہ کرنا مشکل ہو وہ ۲۱ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

— ○ اہالیانِ ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا بجٹ بابت سال ۱۹۶۵-۶۶ء تیار ہو رہا ہے۔ احباب اپنے اپنے محلہ کی ضروریات کے سلسلہ میں اپنے وارڈ ممبر (یا اپنے ممبر) کی وساطت سے ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء تک اپنی اپنی تجاویز بھجوا دیں۔ ہر تجویز معین صورت میں اور الگ کاغذ پر آنی چاہیئے۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

— ○ ربوہ ۱۰ فروری مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ مورخہ ۱۱ فروری بروز جمعرات بوقت ۱۲-۵۰ بجے بعد دوپہر جامعہ احمدیہ ہال میں "دوران تبلیغ تائیدات الٰہی کے چند واقعات" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(محمد علی الامین للجمعیۃ العلمیہ)

— ○ ربوہ ۱۰ فروری۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب جو بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ بلڈ پریشر کے عارضہ سے انہیں اب کافی افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱- فروری ۶۵ء

عیسائی مشن سکول اور مسلمان بچے

ذیل میں ایک اردو روزنامہ کا اداریہ نوٹ ملاحظہ ہو:-

"مشنری مدرسوں کی مذہبی امور میں مداخلت

صوبائی دارالحکومت کے ایک مشنری سکول میں مقیم ہوسٹل کی طالبات نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ تعلیمی ادارے کی انتظامیہ ان کو روزہ نہ رکھنے کی تلقین کرنے میں حق بجانب ہے کیونکہ داخلے کے وقت انتظامیہ نے ان کے والدین پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ ہوسٹل میں مقیم لڑکیوں کے لئے کوئی انتظام نہ ہو سکے گا۔

اس وضاحت کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان مشنری سکولوں میں داخلہ کے وقت مسلمان لڑکیوں پر اس قسم کی شرائط عائد کی جاتی ہیں جن کے تحت انہیں اسلامی شعائر کی پابندی سے "مستثنیٰ" قرار دے دیا جاتا ہے یا انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے ان سکولوں میں داخلہ لینا ہے تو وہ اپنے مذہب کے احکام کی تکمیل نہیں کر سکیں گی اس سلسلہ میں جب اخبارات میں قبل ازیں خبر شائع ہوئی تھی تو ہم نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک مسلمان ملک میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں انتظامیہ کو اس قسم کی پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں جس سے ملک کے عوام کے دینی جذبات مجروح ہوتے ہوں لیکن ارباب اختیار نے اس معاملے میں دلچسپی لینے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ متذکرہ مشنری ادارے میں زیر تعلیم مسلمان لڑکیوں کو یہ وضاحت کرنے پر مجبور کیا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے کی ذمہ داری سراسر ان پر اور ان کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔

یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ حکومت مشنری تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کو مجبور کرے کہ وہ لڑکیوں کے داخلے کے وقت ایسی شرائط پیش نہ کرے جس سے اسلام کے ارکان کی ادائیگی میں وقت پیش آتی ہو۔ مزید برآں حکومت کو ایسے اداروں کی سختی سے پڑتال کرنی چاہیئے جو مسلمان طالب علموں کے مذہبی فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

ہم ملک کے دینی حلقوں کی طرف یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آئندہ اگر ایسی صورت حال پیش آئے تو حکومت کو اس امر کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے اور ایک اسلامی ملک میں اسلامی احکام اور شعائر کی بجا آوری میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کسی قسم کی کوشش کو فوری طور پر ختم کرنا چاہیئے۔" (روزنامہ کوہستان ۲/۴ ۶۵)

اس نوٹ میں جو باتیں کہی گئی ہیں حسب ذیل ہیں:-

۱- عیسائی مشنری سکولوں کی طرف سے مسلمان طالب علموں اور طالبات کے والدین پر داخلہ کے وقت ہی بعض پابندیاں لگائی جاتی ہیں جو دین کے متعلق ہوتی ہیں۔

۲- حکومت کو چاہیئے کہ عیسائی مشنری سکولوں کو ایسی پابندیاں عائد کرنے سے روکے۔

۳- دینی حلقوں کو چاہیئے کہ ضرورت پر حکومت کو توجہ اس طرف دلایا کریں تاکہ وہ سختی سے اس امر کا نوٹس لے۔

ہمارے ملک میں دیکھا گیا ہے کہ کوئی بات ہو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہی ڈالی جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ عیسائی مشنری سکولوں کو ایسی پابندیوں سے روکنے کے لئے حکومت ہی کوئی قدم اٹھا سکتی ہے مگر یہ بھی سوچنے والی بات ہے کہ کیا حکومت سکولوں کے اندرونی انتظامات میں دخل اندازی کر سکتی ہے۔ ہم دل سے اس بات کے حامی ہیں کہ عیسائی مشنری سکولوں کو ایسی پابندیاں نہیں لگانا چاہئیں اور ان کو کم ازکم رواداری کے لحاظ سے ہی ان طالب علموں اور طالبات کے مذہبی جذبات کی ضرور پاسداری کرنی چاہیئے جو ان کے سکولوں میں داخل ہوتے ہیں اور اتنی بڑی بڑی فیسیں ادا کرتے ہیں۔

اگر وہ ایسی رواداری نہیں دکھاتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے عیسائیت کی اشاعت کے لئے سکول کھولے ہوئے ہیں اور ہمارے سکولوں میں وہی آئیں جو ہمارے انتظام کی پابندی قبول کریں تو سچی بات یہ ہے کہ اس کا کوئی جواب ہمارے پاس نہیں ہے اور یہ قصور مشنری سکولوں کی انتظامیہ کا نہیں ہے بلکہ ان والدین کا ہے جو دنیوی تعلیم کے لئے اپنے دین کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور ایسی پابندیاں قبول کر لیتے ہیں۔ آخر یہ کس حکیم نے بتایا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ضرور مشنری سکولوں میں پڑھائیں خواہ ہمیں دین ہی کیوں نہ چھوڑنا پڑے۔ اور جب ہم خود ہی 'معاف رکھیں' مذہب کے تعلق میں اتنے بے پرواہ بلکہ بے غیرت ہو جائیں تو حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے۔

فرض کیجئے آپ اپنے بچے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں اور اس کو سائنس پڑھانا چاہتے ہیں مگر جس سکول میں آپ اس کا داخلہ لیتے ہیں وہاں سائنس پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں اور پرنسپل آپ کو پہلے ہی اس سے مطلع کر دیتا ہے اور آپ دیدہ و دانستہ پھر بھی اپنے بچے کو داخل کر دیں تو اس میں کالج والوں کا کیا قصور ہے کہ وہ بچے کو سائنس نہیں پڑھاتے۔

سچی بات یہ ہے کہ ہم پاکستان میں ایک سکول بھی نہیں دیکھنا چاہتے جو عیسائی مشنری چلا رہے ہوں اور اس بات کو اپنے لئے باعث شرم سمجھتے ہیں کہ اپنے بچوں کی تعلیم کا خود ایسا انتظام نہیں کر سکتے جو انہیں مشنری سکولوں کی نازبرداریوں سے بے نیاز کر دے۔ یہ سراسر ہمارا قصور ہے کہ ہم اپنے بچوں کو مشنری سکولوں میں داخل کراتے ہیں یہ ہرگز مشنریوں کا قصور نہیں ہے وہ تو سکول کھولتے ہی اس لئے ہیں کہ ہمارے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کی جائے اس لئے اگر وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی پرواہ نہیں کرتے اور انہیں مذہبی اعمال بجا لانے کے لئے سہولتیں نہیں دیتے تو وہ حق بجانب ہیں۔ ہمیں شکوہ و شکایت کا حق نہیں۔

کتنی تعجب خیز بات ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ حکومت ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے کارخانے، تجارت گاہیں اور دیگر پیداوار کے تمام ذرائع مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اپنے ملک کے بچوں کو مشنری سکولوں میں جانے سے بے نیاز کر دیں۔ اس کے برخلاف عیسائی جو یہاں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ایسے سکول چلا رہے ہیں جن میں ہمارے اُمراء اپنے بچوں کو داخل کرانا فخر سمجھتے ہیں اور بڑی بڑی فیسیں دے کر اور سفارشوں سے داخلے لیتے ہیں۔

یہ ایک غور طلب بات ہے جس پر جتنا بھی سوچا جائے کم ہے۔ یہ کوئی تعصب کی بات نہیں ہے یہ قومی اور اسلامی معاشرہ کے وقار کی بات ہے۔ ہمارے ملک کے اساتذہ کے طرز تعلیم و تعلّم کی بات ہے۔ علاوہ یہ کہ یہ ہمارے قومی کردار سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کیوں اپنے بچوں کو مشنری سکولوں میں داخل کراتے ہیں کوئی نہ کوئی وجہ تو یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسی تعلیم پر اپنے دین کو بھی قربان کر دیتے ہیں+

"پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں جو ان حملوں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہیں۔ اس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو وہ اسلام کی تائید کے لئے کرے اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے جبکہ خود عادل گورنمنٹ نے ہم کو منع نہیں کیا ہے کہ ہم اپنے مذہب کی تائید اور غیر قوموں کے اعتراضوں کی تردید میں کتابیں شائع کریں۔ بلکہ پریس، ڈاک خانے اور اشاعت کے دوسرے ذریعوں سے مدد دی ہے تو ایسے وقت میں خاموش رہنا سخت گناہ ہے۔ ہاں ضرورت ہے اس امر کی کہ جو بات پیش کی جاوے وہ معقول ہو۔ اس کی غرض دل آزاری نہ ہو جو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رکھتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں ہوتا ہے اس کو سوچنا چاہیئے کہ جس قدر خیالات اپنی کامیابی کے آتے ہیں اور جتنی تدابیر اپنی دنیوی اغراض کے لئے کرتا ہے۔ اسی سوزش اور جلن اور درد دل کے ساتھ کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے ہو رہے ہیں۔ میں ان کے اندفاع کی بھی سعی کروں اور کچھ اور نہیں ہو سکتا تو کم ازکم پُرسوز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کروں۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قدم قدم پر عید کے دن رکھے ہوئے ہیں

لیکن

ان عیدوں کو وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو بجا لاتے ہیں

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا خطبۂ عید الفطر

مورخہ ۴ فروری کو عید الفطر کی مبارک تقریب پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جو ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس خطبہ کے بعد نہایت درد و الحاح اور غیر معمولی سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعا ہوئی جس میں اس تقریب میں شامل ہونے والے ہزارہا مقامی اور بیرونی احباب اور خواتین نے شرکت کی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔

آج عید کا دن ہے اور جن الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عید کی مبارکباد دی تھی۔ انہی الفاظ میں مَیں آپ میں سے ہر ایک کو

"آمدن عید مبارک بادت" کہتا ہوں

یعنی عید کا آنا آپ کو مبارک ہو۔

لفظ عید کے معنے

عید کا لفظ عربی ہے اور عربی زبان میں اس کے معنے خوشی کے بھی ہیں اور ہمّ و حزن یعنی پریشانی و غم کے بھی۔ چنانچہ امام ازہری کہتے ہیں۔ العید عند العرب الوقت الذی یعود فیہ الفرح والحزن (لسان العرب)

پس آج خوشی ہے ان کے لئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتیں تلاوت قرآن اور عبادت و ذکر الٰہی اور دعائیں کرتے ہوئے گذاریں۔ ہاں یہی وہ مبارک اور خوش نصیب لوگ ہیں جنہوں نے اپنے خالق و مالک کے حکم کی تعمیل کر کے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ اور معصیت کے تمام داغ اور سارے دھبے دھو ڈالے۔ اور تقوےٰ و طہارت کا خوبصورت لباس زیب تن کیا۔ آج ان کے لئے واقعی عید ایک خوشی کا دن ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ سیدالانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں ان الفاظ بشارت دے چکے ہیں۔

من صام رمضان وفی روایۃ قام شھر رمضان ایمانًا واحتسابًا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وفی روایۃ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ"

یعنی جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اس یقین سے کہ خدا تعالیٰ اسے ثواب دے گا ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ اور راتوں کو عبادت کی۔ تو اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کہ وہ اس دن معصوم تھا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔

اس روحانی نعمت کو جو ماہ رمضان کے نتیجہ میں ایسے خوش قسمت لوگوں کو عطا ہوئی ہے۔ اگر ہمیشہ قائم رکھیں تو ان کے لئے ہر دن عید کا دن ہوگا اور اس نیکی اور تقوےٰ و طہارت کے قائم رکھنے کا بہترین طریق وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو سکھایا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا" (کشتی نوح)

جب ہر صبح اور ہر شام کو اپنے نفس کے اعمال کا محاسبہ کرنے والا احمدی دیکھے گا کہ اس کے تمام افعال خدا کی منشاء کے مطابق اور اس کی رضا کے لئے تھے۔ تو وہ گھڑی بھی اس کے لئے عید کی گھڑی ہوگی۔ اس طرح اس کا ہر دن عید کا دن اور ہر رات عید کی رات ہوگی کیونکہ اس نے اپنے خالق و مالک خدا کے منشاء کے مطابق رات دن بسر کیا۔

لیکن وہ شخص جسے غفلت میں رمضان کا مہینہ گزار دیا اور اسے طاقت تھی کہ وہ خدا کے حکم کی تعمیل کرتا۔ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ مگر اس نے لاپرواہی برتی اور خدا کے حکم کو پس پشت ڈال کر اپنے نفس امارہ کی پیروی کی۔ وہ آج گو زرق برق والا نہایت قیمتی لباس پہنے ہوئے ہو اور اعلیٰ درجہ کی موٹر کار میں سوار ہو کر آیا ہو۔ اور اس کے دسترخوان پر نہایت لذیذ انواع و اقسام کے کھانے چنے جائیں مگر حقیقت میں وہ اگر اس کی روحانی حس زندہ ہو اپنے دل میں خوشی محسوس نہیں کر سکتا۔ اور اس کے لئے یہ دن حزن و ملال پیدا کرنے کا باعث ہوگا کہ اس نے اپنے خالق و مالک خدا کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے عملاً سرتابی کی۔ اور اباء و استکبار سے کام لیا۔

توبہ کا دن بھی عید کا دن ہوتا ہے

لیکن ایسے دوستوں کے لئے بھی اگر وہ چاہیں اسلام نے ایک حقیقی عید اور خوشی کا دن رکھا ہے اور وہ توبہ نصوح کا دن ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ ایک انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑے کہ اس کے بعد اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے۔ تب بھی وہ بدی ہرگز نہ کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جو اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اس کا بد اعمال نامہ جو اسے جہنم کے قریب کرتا جاتا تھا۔ دھویا جاتا ہے۔ اور غضب الٰہی اور جہنم سے اسے نجات مل جاتی ہے۔ اور ایسی توبہ کرنے والا بمطابق حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ گناہوں سے پاک اور صاف اور منزہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ دن اس کے لئے نہایت ہی مبارک اور خوشی کا دن ہوتا ہے۔

توبہ کرنے کی ایک ایمان افروز مثال

ایسے توبہ کرنے والے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں اور لاکھوں گزرے ہیں۔ اور اس زمانہ میں بھی اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کرتا ہوں۔

۱۸۹۱ء میں مباحثہ لدھیانہ کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مابین ہوا لدھیانہ میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں مقیم تھے۔ آپ کی مخالفت زوروں پر تھی اور علمائے لدھیانہ کے جوش و خروش کو دیکھ کر مولوی غلام نبی صاحب خوشابی بھی آپ کی مخالفت میں دیوانہ ہو رہے تھے خوش بیان واعظ تھے۔ اور عالم تھے۔ شہر میں ان کی دھوم مچ گئی اور جا بجا ان کے علم و فضل کا چرچا ہونے لگا۔ ان کے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں :۔

" ایک روز اتفاق سے اسی محلہ میں کہ جس محلہ میں حضرت تشریف فرما تھے مولوی (غلام نبی صاحب خوشابی) کا وعظ تھا ہزاروں آدمی جمع تھے اور اس وعظ میں انہیں جتنا علم تھا۔ وہ سب ختم کر دیا۔ اور لوگوں کے تحسین و آفرین کے نعرے لگے اور مرحبا صلّ علیٰ کا چاروں طرف سے شور اٹھا۔ اس وعظ میں لدھیانہ کے تمام مولوی موجود تھے۔ اور ان کے حسن بیان اور علم کی بار بار داد دیتے تھے۔ مولوی محمد حسن اور مولوی شاہدین اور مولوی عبدالعزیز اور مولوی محمد اور مولوی عبداللہ اور دو چار اور مولوی جو بیرونجات سے مولوی غلام نبی صاحب کے علم کی شہرت اور علمی لیاقت اور خداداد قابلیت کو دیکھنے کے شوق میں آئے ہوئے تھے حاضر تھے۔ کیونکہ یہ خاص وعظ تھا۔ یہ سب نعرے اور شور ہمارے کانوں تک پہنچ رہا تھا۔ اور ہم چار پانچ آدمی چپکے چپکے بیٹھے تھے۔ اور دل اندر سے کڑھتا تھا اور کچھ ہمارا بس نہ چلتا تھا حضرت اقدس علیہ السلام زنانہ میں تھے اور کتاب ازالہ اوہام کا مسودہ تیار کر رہے تھے۔ مولوی صاحب وعظ کہہ کر اور پوری مخالفت کا زور لگا کر چلے اور ساتھ ساتھ ایک جمّ غفیر اور مولوی صاحبان تھے اور ادھر سے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام زنانہ مکان سے باہر مردانہ مکان میں جانے کے لئے نکلے۔ تو مولوی صاحب سے مڈبھیڑ ہو گئی اور خود حضرت اقدس علیہ السلام نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور مولوی صاحب نے وعلیکم السلام جواب میں کہہ کر مصافحہ کیا۔ خدا جانے اس مصافحہ میں کیا برقی قوت تھی اور کیسی مقناطیسی طاقت تھی کہ روحانی کشش تھی کہ ید اللہ سے ہاتھ ملاتے ہی مولوی صاحب ایسے از خود رفتہ ہوئے کہ کچھ چون و چرا نہ کر سکے۔ اور سیدھے ہاتھ میں ہاتھ دیئے حضرت اقدس علیہ السلام کے ساتھ مردانہ میں چلے آئے

اور حضرت اقدس علیہ السلام کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے اور باہر مولوی اور تمام سامعین وغیرہ حیرت میں کھڑے ہو گئے اور آپس میں یہ گفتگو ہوئی۔

ایک ارے میاں یہ کیا ہوا اور مولوی صاحب نے یہ کیا حماقت کی کہ مرزا صاحب کے ساتھ چلے گئے **دوسرا** مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کر دیا ہو گا ساتھ جانا مناسب نہیں تھا۔ **تیسرا** مولوی صاحب دب گئے مرزا کا رعب بڑا ہے رعب میں آگئے۔ **چوتھا** اجی مرزا صاحب نے جو اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے مرزا خالی نہیں ہے کیا یہ دعوےٰ ایسے ویسے کا ہے۔ **پانچواں** بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مرزا روپیہ والا ہے اور مولوی لالچی طامع ہوتے ہیں۔ مرزا نے کچھ لالچ دے دیا ہو گا **بعض** مولوی صاحب عالم فاضل ہیں۔ مرزا کو سمجھانے اور نصیحت کرنے گئے ہیں۔ مرزا کو سمجھا کے اور توبہ کرا کے آویں گے۔ **اور دوسرے** یہ بات ٹھیک ہے ایسا موقعہ ملاقات کا اور نصیحت کا بار بار نہیں ملتا اب یہ موقعہ مل گیا۔ مرزا صاحب کو توبہ کرا کے ہی چھوڑیں گے اور **عام لوگ** مولوی پھنس گیا اور پھنس گیا خواہ طمع میں خواہ علم میں خواہ اور کسی صورت سے مرزا بڑا چالاک اور علم والا ہے وہ مولویوں کے گنڈوں پر نہیں ہے۔ **مولوی** ایک زبان ہو کر مولوی صاحب مرزا کی خبر لینے کو گئے ہیں دیکھنا تو سہی۔ مرزا کی کیسی گت بنتی ہے۔ مولوی مرزا سے علم میں کم نہیں ہے طامع نہیں ہے صاحب روزگار ہے۔ خدا اور رسولؐ کو پہچانتا ہے فاضل ہے مرزا کو نیچا دکھا کے آئے گا اور سوا ان کے جو کچھ کسی کے منہ میں آتا تھا وہ کہتا تھا۔ اور ادھر خدا کی قدرت کا تماشا اور ارادہ الٰہی کیا تھا؟ جب مولوی غلام نبی صاحب اندر مکان کے گئے تو چپ چاپ بیٹھے تھے۔ پھر مولوی صاحب نے وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ پر گفتگو شروع کی۔ اور حضرت اقدسؑ نے آیت یاعیسیٰ انی متوفیک اور آیت فلما توفیتنی پیش کیں۔ توفّی کے معنوں سے حضرت اقدسؑ کے استدلال پر مولوی صاحب نے ثم توفیھم اجو دھم کی آیت پیش کی تو حضرت اقدسؑ نے جواب دیا یہ اور باب سے ہے اور توفّی اور باب سے ہے۔ ذرا غور کریں اور سوچیں۔

مولوی صاحب دو چار منٹ سوچ کر کہنے لگے معاف فرمایئے میری غلطی تھی جو آپؑ نے فرمایا وہ صحیح ہے۔ قرآن مجید آپؑ کے ساتھ ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا جب قرآن مجید ہمارے ساتھ ہے تو آپ کس کے ساتھ ہیں۔ مولوی صاحب رو پڑے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہچکی بندھ گئی اور عرض کیا کہ یہ خطا کار گنہگار بھی حضورؑ کے ساتھ ہے اس کے بعد مولوی صاحب روتے رہے اور سامنے مؤدب بیٹھے رہے۔۔۔۔ جب دیر ہو گئی تو لوگوں نے فریاد کرنی شروع کر دی اور لگے آواز پر آواز دینے کہ جناب مولوی صاحب باہر تشریف لایئے۔ مولوی صاحب نے ان کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ جب زیادہ دیر ہوئی تو وہ بہت چلائے۔ مولوی صاحب نے کہلا بھیجا کہ تم جاؤ میں نے حق دیکھ لیا اور حق پا لیا اب میرا تم سے کچھ کام نہیں ہے۔ تم اگر چاہو اور اپنا ایمان سلامت رکھنا چاہتے ہو تو آجاؤ اور تائب ہو کر اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہو جاؤ اور اس امام کو مان لو میں اس امام صادق سے کس طرح الگ ہو سکتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موعود ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا چنانچہ وہ حدیث شریف یہ ہے۔ من ادرک منکم عیسی ابن مریم فلیقرءہ منی السلام۔ مولوی صاحب یہ حدیث پڑھ کر حضرت اقدسؑ کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپؑ کے سامنے یہ حدیث دوبارہ بڑے زور سے پڑھی اور عرض کیا کہ میں اس وقت بموجب حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام کہتا ہوں۔ اور میں بھی اپنی طرف سے اس حیثیت کا جو سلام کہنے والے نے سلام کہا اور جس کو جس حیثیت سے کہا گیا سلام کہتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے اس وقت ایک عجیب لہجہ اور عجیب آواز سے وعلیکم السلام فرمایا کہ دل سننے کی تاب نہ لائے اور مولوی صاحب مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ اس وقت حضرت اقدسؑ کے چہرہ مبارک کا بھی اور ہی نقشہ تھا جس کو میں پورے طور سے تحریر میں نہیں بیان کر سکتا۔ حاضرین و سامعین کا بھی ایک عجیب سرور سے پُر حال تھا پھر مولوی صاحب نے کہا کہ اولیاء علماء امت نے سلام کہلا بھیجا اور اس کے انتظار میں چل بسے آج اللہ تعالےٰ کا نوشتہ اور وعدہ پورا ہوا۔ یہ غلام نبی اس کو کیسے چھوڑے۔ یہ مسیح موعود ہیں اور یہی امام مہدی موعود ہیں۔ یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ اور مسیح ابن مریم موسوی مر گئے مر گئے۔ مر گئے بے شک مر گئے۔ وہ نہیں آئیں گے آنے والے آ گئے آ گئے آ گئے بے شک وشبہ آ گئے تم جاؤ میری طرح سے آپؑ کے مبارک قدموں میں گرو تاکہ نجات پاؤ اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور رسولؐ تم سے خوش ہو۔

منتظرین بیرون ڈر کو جب یہ پیغام مولوی صاحب کا پہنچا کیا مولوی ملا اور کیا خاص و عام سب کی زبان سے کافر کافر کا شور بلند ہوا اور گالیوں کی بوچھاڑ پڑنے لگی۔ اور سب لوگ منتشر ہو گئے اور برا بھلا کہتے ہوئے ادھر ادھر گلیوں میں بھاگ گئے جو کہتے کہ مرزا جادوگر ہے ان کی چڑھ بنی"۔

(تذکرۃ المہدی)

سوچو اور غور کرو۔ کیا مولوی غلام نبی صاحب کے لئے یہ توبہ کا دن عید کا دن نہیں تھا۔ خدا کی قسم یقیناً تھا اور عید کے دن سے بڑھ کر خوشی کا دن تھا۔

پس توبہ کا دن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں حقیقت میں بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ہوتا ہے اور وہ جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہوتا ہے۔ پس اگر وہ دوست جنہوں نے ماہِ رمضان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور اسی طرح وہ دوست جو خدا تعالیٰ کے دوسرے احکام کو استخفاف کی نظر سے دیکھتے اور ان کے خلاف عمل کرتے ہیں اگر وہ حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ توبہ نصوح کر کے پختہ عہد کریں کہ وہ آئندہ کبھی خدا تعالےٰ کے حکم سے سرتابی نہیں کریں گے اور خدا کی شریعت اور اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ اور ان کی توبہ کا یہ دن یقیناً ان کے لئے سب سے بڑی خوشی اور عید کا دن ہو جائے گا۔

ہمارا ایک اہم فریضہ

پھر اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کو اس لئے قائم کیا تا دنیا میں تمام قوموں اور تمام ملکوں میں اسلام کی صحیح نمائندگی ہو اور اسلام کی حقیقی اور اصلی تعلیم جو زوائد اور غلط عقائد سے پاک اور منزہ ہو وہ لوگوں کے سامنے پیش کی جائے اور نام کے مسلمانوں کو حقیقی معنوں میں مسلمان بنایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی یہ غرض آپ کے الہام "مسلماں را مسلماں باز کردند" میں بیان کی گئی ہے۔ اگر ہم اس فریضہ کو جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر عائد کیا ہے کما حقہٗ ادا کر دیں تو لازماً ساری دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور وہ دن ہمارے لئے یقیناً عید اور مسرت کے دن ہوں گے لیکن افسوس ہے ابھی تک ہم مسلمان کہلانے والوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مطہر و مقدس نام کی طرف منسوب ہونے والوں کو حقیقی اسلام کا جامہ نہیں پہنا سکے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے کما حقہٗ آگاہ نہیں کر سکے ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے دین کے معاملہ میں محض اختلاف عقیدہ کی بناء پر جبر و اکراہ کو جائز خیال کرتے ہیں اور آئے دن اپنے پیروں اور مولویوں کی غلط اور محض نفسانی اغراض پر مبنی ہلاشیری اور فساد انگیزی پر احمدیوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں اور جبر و اکراہ کرتے ہیں۔

ظلم وستم کی ایک مثال

میں ایک نو احمدی جوان پر ظلم و ستم کی تازہ داستان آپ کو سناتا ہوں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بیسویں صدی میں بھی دنیا کو صلح و آشتی اور دین و سلامتی کا پیغام دینے والے مقدس رسولؐ کی طرف منسوب ہونے والے اور "الحمد للہ ہم مسلمان ہیں" کا نعرہ لگانے والے محض اختلاف عقیدہ کی بناء پر کس قسم کا ظلم و ستم اور وحشیانہ سلوک روا رکھتے ہیں۔ مربی سلسلہ مولوی محمد اشرف صاحب ناصر لکھتے ہیں رحیم یار خاں سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے جہاں صرف دو تین احمدی مقیم ہیں ایک نوجوان محمد فاضل نامی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس کے والدین نے اُسے احمدیت سے منحرف کرانے کی بے حد کوشش کی مگر اس نے ان کی بات نہ مانی۔ پھر وہاں ایک پیر آیا جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اُسے واپس اپنے دین میں لا کر چھوڑوں گا ناصر صاحب اطلاع ملنے پر رحیم یار خاں سے جب اس گاؤں میں پہنچے تو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے مگر پیر صاحب اندر چلے گئے۔ پھر باوجود اصرار کے ان سے گفتگو کے لئے باہر نہ آئے اور کہلا بھیجا کہ نوجوان کے باپ سے بات کرو۔ جب اسے سمجھانا شروع کیا تو لوگوں نے شور مچا دیا اور کہا کہ کوئی علاج نہیں بس لڑکے کو درست کرو۔ چنانچہ اس کے والد اور دوسرے لڑکے اٹھے اور ہمارے بے گناہ احمدی بھائی کو بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ گاؤں کے لوگوں نے مربّی صاحب سے کہا کہ اگر آپ آگے بڑھے تو فساد ہو جائے گا۔ وہ یہ خیال کر کے کہ یہ ان کا اپنا مکان ہے اور یہ بات جماعتی لحاظ سے قابلِ اعتراض نہ ہو وہاں سے اُٹھ کر ایک احمدی دوست کی بیٹھک میں چلے گئے احمدی نوجوان بھی ان کے چنگل سے بھاگ کر وہیں پہنچ گیا۔ مربّی صاحب نے اسے صحابہ کرام کی حق کی خاطر مصائب برداشت کرنے اور حضرت مولوی عبد اللطیف صاحبؓ وغیرہ کی استقامت کی مثالیں سنائیں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ گاؤں کے لوگ پھر بلوہ کر کے آئے اور اس نوجوان کو پکڑتے کھینچتے مارتے اور دھکے دیتے ہوئے لے گئے۔ چونکہ اس گاؤں میں احمدی صرف دو تین تھے اس لئے انہوں نے حفاظتی نقطہ نگاہ سے مربّی صاحب کو واپس رحیم یار خاں چلے جانے کا مشورہ دیا۔ اور وہ رحیم یار خاں واپس چلے گئے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے رؤیا میں یہ سارا واقعہ مجھے سنایا اس لئے تفصیل سے لکھ دیا ہے اس کے بعد جو انہیں حالات معلوم ہوئے مثلاً یہ کہ ان کے گاؤں سے چلے آنے کے بعد انہوں نے اس نوجوان کو آہنی زنجیروں کے ساتھ جکڑ کر اسی مکان میں رکھا جہاں پیر صاحب فروکش تھے وغیرہ۔ چونکہ وہ سماعی ہیں چشم دید نہیں اس لئے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔

مقامِ غور

پس جہاں میں سب احمدی دوستوں سے اس مظلوم احمدی نوجوان کی استقامت اور ضلع رحیم یار خاں میں احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کی تحریک کرتا ہوں وہاں یہ بھی کہنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ارشاد و اصلاح کا کام جو اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کے سپرد کیا ہے کیا وہ ہم کما حقہٗ ادا کر رہے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے جو ایک مومن مسلم کا یہ لائحہ عمل قرار دیا تھا کہ احب للناس ما تحب لنفسک کہ تو حقیقی مومن اور مسلم اسی وقت ہو گا کہ تو دوسرے لوگوں کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ماہ رمضان کے ختم ہوتے ہی صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم دیکر بھی اسی طرف رہنمائی کی ہے کہ عید کی حقیقی مسرت

اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب دوسروں کو بھی ان کے لئے خوشی کی ظاہری ضروریات مہیا کر کے خوشی میں شریک کیا جائے مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے احمدیت کی نعمت کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے کما حقہ کوشش کی۔ اور آیا مرنے کے بعد ہم خدائے علیم و خبیر کے سامنے یہ کہہ کر سرخرو ہو سکیں گے کہ اے خدا ہم نے اس مقصد کے لئے پوری پوری کوشش کی تھی۔ اگر ہم نے کما حقہ کوشش کی ہوتی اور ہر ایک احمدی نے غیروں کو نہ سہی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہی اس آسمانی مائدہ کی طرف سنجیدگی اور درد دل سے حضرت نوح علیہ السلام کی طرح رات دن دعوت دی ہوتی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں عطا کیا ہے۔ تو ایسے لوگ نہ پائے جاتے جو محض دینی اختلاف کی بناء پر ہمارے بھائیوں سے ویسا ہی سلوک کرتے جیسے کفار مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں سے کیا کرتے تھے :

کفار مکہ کے مظالم

کفار اپنی کثرت اور طاقت کے گھمنڈ پر ان پر انواع و اقسام کے مظالم توڑتے انہیں تکلیفیں دیتے۔ مصائب کا نشانہ بناتے اور ان کا تصور یہ بتاتے کہ وہ صابی ہو گئے ہیں۔ یعنی ہمارے آباؤ اجداد کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ اور وہ ان کے استقلال اور استقامت کو دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ ان کا علاج یہی ہے کہ انہیں ہاتھ سے درست کرو انہیں مارتے پیٹتے گلیوں میں گھسیٹتے گرم پتھروں پر لٹا کر ان کے اوپر کودتے۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کرتے اور جبر و اکراہ سے انہیں اپنے دین میں واپس لانے کی کوشش کرتے اور ان کے یہ مظالم تاریخی طور پر ایسے ثابت اور متحقق ہیں۔ کہ غیر مسلم بھی ان تاریخی حقائق کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم اپنی کتاب "سوانح عمری حضرت محمد صاحب" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مظالم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آپ کی سگی چچی کا یہ حال تھا کہ وہ بہت سے کانٹے گوکھرو سمیٹ لیتی اور جن جن راہوں سے آپ گزرتے وہاں وہ گوکھرو اور کانٹے بکھیر دیتی۔ اور آپ کے پاؤں زخمی ہو جاتے تب آپ بیٹھ جاتے۔ اپنے پاؤں سے بھی کانٹے نکالتے اور راستہ میں سے بھی دور کرتے تا دوسرے چلنے والے بھی اس اذیت سے بچیں۔ جب وعظ کہنے کے لئے کھڑے ہوتے اور قرآن مجید پڑھتے تو لوگ غل مچاتے تا کوئی شخص ان کی بات کو نہ سن سکے۔ آپ کو کہیں کھڑا نہ ہونے دیتے اور جب آپ تنگ آ کر چلے جاتے۔ تو ان پر پتھر اور ڈھیلے پھینکے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ کے ٹخنے اور پنڈلیاں زخمی ہو جاتیں۔

ایک دفعہ چند دشمنوں نے آپ کو تنہا پکڑ لیا۔ اور آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اسے مروڑنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ آپ کی جان نکل جائے کہ اتفاق سے ابوبکرؓ آ نکلے۔ اور انہوں نے بڑی مشکل سے چھڑایا۔ اس پر ابوبکرؓ کو اس قدر پیٹا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

حضرتؐ کے اوپر جو ظلم ہوتا تھا اسے جس طرح بن پڑتا وہ برداشت کرتے تھے۔ مگر اپنے رفیقوں کی مصیبت کو دیکھ کر ان کا دل ہاتھ سے نکل جاتا تھا اور وہ بے تاب ہو جاتا تھا۔ ان غریب مومنوں پر ظلم و ستم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ لوگ ان غریبوں کو پکڑ کر جنگل میں لے جاتے اور برہنہ کر کے جلتی ریت پر لٹا دیتے۔ اور انکی چھاتیوں پر پتھر کی سلیں رکھ دیتے۔ وہ گرمی کی آگ سے تڑپتے مارے بوجھ کے زبان باہر نکل پڑتی۔ بہتیروں کی جانیں اس عذاب سے نکل گئیں۔ انہی مظلوموں میں سے ایک شخص عمارؓ تھے جسے اس حوصلہ اور صبر کی وجہ سے جو اس نے ظلموں کی برداشت میں ظاہر کیا۔ ان کی مشکیں باندھ کر اسے پتھریلی زمین پر لٹاتے تھے۔ اور ان کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ محمدؐ کو گالیاں دو اور یہی حال ان کے بڈھے باپ کا کیا گیا۔ ان کی مظلوم بی بی سے جس کا نام سمیہؓ تھا یہ ظلم نہ دیکھا گیا۔ اور وہ عاجزانہ فریاد زبان پر لائی۔ اس پر وہ بے گناہ ایماندار عورت جس کی آنکھوں کے روبرو اس کے شوہر اور جوان بچے پر ظلم کیا جاتا تھا برہنہ کی گئی۔ اور اسے نہایت بے حیائی سے ایسی تکلیف دی گئی جس کا بیان کرنا بھی داخل شرم ہے۔ آخر اس عذاب شدید میں تڑپ تڑپ کر اس ایماندار بی بی کی جان نکل گئی۔" (سوانح عمری حضرت محمد صاحب صفحہ ۲۵)

جبر و اکراہ کا طریق

مگر آج وہی جبر و اکراہ کا طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے اختیار کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپؐ نے مسلمان کی امتیازی علامت ہی یہ بیان فرمائی تھی کہ

المسلم من سلم الناس من لسانہ ویدہ

کہ مسلمان صرف وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں۔ اور آپ کو بنی نوع کے لئے جو آخری ہدایت نامہ دیا گیا۔ اس میں لا اکراہ فی الدین کی تعلیم دی گئی کہ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنے منکرین سے یہی کہا انلزمکموھا وانتم لھا کارھون۔ (ہود) یعنے اگر تم خود ہدایت لینا پسند نہیں کرتے اور خدا کی رحمت سے منہ موڑ رہے ہو۔ تو ہم جبراً تمہیں ہدایت نہیں دے سکتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی ارشاد فرمایا ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین (یونس) یعنے اگر تیرا رب جبر کرنا چاہتا تو رب کے سب ایمان لے آتے۔ جب میں نے جو قادر ہوں ایسا نہیں کیا تو کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا تا وہ ایمان لے آئیں۔ یعنی ایمان کے معاملہ میں جبر و اکراہ ہرگز جائز نہیں۔

پس اگر ہم روحانی انقلاب کی عید کا دن دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اصلاح و ارشاد کے فریضہ کو کما حقہ بجا لائیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کریں۔ اور ان خیالات سے جو اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں انہیں نجات دلائیں۔ تا وہ حقیقی مسلمان بن جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ کم از کم پانچ اشخاص کی اصلاح اپنے ذمہ لے اور کوشش کرتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کی روح پکار اٹھے کہ

اسلمت لرب العالمین

ایک اور عید

پھر ایک اور بڑی عید بھی آنے والی ہے جو نہ ختم ہونے والی ہوگی۔ اور وہ عید انسان کے اس عالم فانی سے انتقال کے بعد آتی ہے۔ جس دن موت کو تمثیلی طور پر بکرے کی صورت میں لایا جائیگا اور خدا تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیگا اور اہل جنت اور اہل جہنم سے کہا جائے گا کہ خلود لا موت کہ ہمیشہ رہنا ہوگا اور موت نہیں ہوگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس وقت اہل جنت اتنے خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو خوشی سے مر جاتے اور اہل جہنم اس قدر غمگین ہونگے کہ اگر موت ہوتی تو غم سے مر جاتے۔ لیکن یہ عید انہی لوگوں کو نصیب ہوگی جن کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا۔ ہاں جو صدقہ و خیرات کرتے اور مالی اور جانی خدمات بجا لاتے ہیں اور مجاہدہ اور اعمال صالحہ کی آگ سے اپنے نفس جلا دیتے ہیں۔ اور ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہیں۔ پس اس دن کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو۔ ہر ایک ناپاکی اور بدی سے نفرت کرو۔ اور نیکی سے پیار۔ دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلو۔ اور اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا
فاحرص علیٰ عمل تکون اذا بکوا
فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

اے انسان تو وہ ہے کہ جب تیری ماں نے تجھے جنا تو تو رو رہا تھا۔ اور دوسرے لوگ تیرے ارد گرد کھڑے خوشیاں منا رہے تھے اور شاباش شاباش تیری پیدائش پر مبارکباد دے رہے تھے پس تجھے ان سے انتقام لینا چاہیئے لیکن شریفانہ طریق سے۔ تو نیک اعمال پر مداومت اختیار کر۔ بیواؤں اور یتامیٰ کی پرورش کر۔ مساکین کی خبر گیری کر اور لوگوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آ۔ اور ہر ایک سے ہمدردی اور شفقت کر۔ تا ایسا ہو کہ جب تیری موت کا وقت آئے۔ تو وہ تیری نیکیوں اور حسن سلوک کو یاد کر کے رو رہے ہوں۔ اور تو خوش خوش اپنے خدا کے حضور جا رہا ہو۔ اور تیری موت کا دن تیرے لئے ایک دائمی عید کا مژدہ ہو۔ جیسا کہ شیخ سعدی رحمہ نے بھی فرمایا ہے ؎

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

اگر تیرا خاتمہ نیکی پر ہوگا تو تیرے ماتم کی نوبت تیرے لئے شادی کی نوبت ہوگی۔

قدم قدم پر عید

پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قدم قدم پر عید کے دن رکھے ہیں۔ اگر ہم اصلاح و ارشاد کا فریضہ کما حقہ ادا کریں۔ اور صراط مستقیم سے بھولے بھٹکے لوگوں کو محبت اور پیار اور حسن اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ تو یقینی طور پر اس کے نتیجہ میں ہم ایک نہیں بلکہ سینکڑوں خوشی اور عید کے دن دیکھ سکتے ہیں۔

اور اگر ہم صبح و شام اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے سارے اعمال خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی منشاء کے موافق ہیں۔ اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے تقویٰ، اطاعت احکام الٰہی، ضبط نفس، قوت ارادی، تحمل و صبر، ایثار اور تزکیہ نفس وغیرہ کی جو نیک صفات پیدا ہوئی ہیں۔ وہ ہمیشہ قائم رکھیں۔ تو ہم ہر روز اپنے دل میں سرور و انبساط کی لہر اور عید کے دن کی خوشی محسوس کر سکتے ہیں :

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ۔ یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اپنے اعمال سے اپنے قول کو سچا ثابت کر دیتے ہیں۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلاؤں کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو۔ اور خوش ہو اور خوشی سے بھر جاؤ کہ تم اس جنت یا خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست مددگار اور سرپرست ہیں۔ یعنی ایسے لوگ اسی دنیا میں بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اسی وقت وہ خدا سے پرورش پاتے اور محبت الٰہی ان کی غذا ہوتی ہے۔

مبارک اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض پورے طور پر بجا لاتے اور ان سب عیدوں اور خوشیوں اور مسرتوں کے دنوں کے وارث ہوتے ہیں اے ہمارے پیارے خدا تو ہمیں ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا کی راہوں پر چل کر تیرے اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات کے مورد ہوئے۔ آمین

نظارت تعلیم کے اعلانات

انتخاب بی ڈی (فلائی انگ) اینڈ ٹیکنیکل برانچ پاکستان ایرفورس

اگست ۱۹۶۵ء کورسز۔ کمشن بی ڈی (فلائی انگ) اینڈ ٹیکنیکل برانچز۔ پروگرام دورہ رکروٹنگ افسر پی اے ایف لاہور۔

سیالکوٹ ۱۵ و ۱۶/۲/۶۵ ۔ لائل پور ۱۹ و ۲۰/۲/۶۵ ۔ ملتان ۲۳ و ۲۴/۲/۶۵ ۔ منٹگمری ۲۵/۲/۶۵

ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور میں روزانہ انٹرویو ۱۵/۳/۶۵ تک

شرائط برائے جنرل ڈیوٹیز (فلائی انگ) برانچ ۱۔ عمر ۱۵/۸/۶۵ کو ۱۶½ تا ۲۲

۲۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج ۳۔ غیر شادی شدہ۔

شرائط برائے ٹیکنیکل برانچ ۱۔ عمر ۱۵/۸/۶۵ کو ۱۷½ تا ۳۰ ۲۔ انجنیئرنگ ڈگری یا ایم۔ اے ریاضی یا ایم۔ ایس سی (ٹیکنالوجی) یا بی۔ اے ریاضی یا بی۔ ایس سی کیمیکل ٹکنالوجی۔

(پ۔ ٹ ۷/۸/۶۵)

ایجوکیشن انسٹرکٹرس پاکستان ایرفورس

انٹرویو ۵ تا ۱۱۔ فروری پی۔ اے۔ ایف رکروٹنگ آفس ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں

شرائط:۔ ٹریننگ ڈگری والوں کو ترجیح۔ عمر ۱۶ تا ۲۸ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن

بی۔ ایس سی (انگلش۔ فزکس و ریاضی اے کورس) بی۔ اے (انگلش و ریاضی اے بی کورس) بی۔ اے (انگلش۔ ہسٹری و جغرافیہ) بی۔ اے (انگلش۔ ہسٹری و لینگویج)

اصل سندات و تفصیلی مارکس سرٹیفکیٹ امتحان ڈگری پیش ہوں۔ (پ۔ ٹ ۴/۲/۶۵)

ریلوے کلرک کم ٹائیپسٹ

اسامیاں ۶۰۔ تنخواہ ۱۱۵۔ ۵۔ ۱۷۵ تحریری امتحان انگلش کمپوزیشن حساب (میٹرک کا معیار)

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ عمر ۲۸/۱/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۲۸/۲/۶۵ تک مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار۔ (پ۔ ٹ ۴/۲/۶۵)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱۔ چوہدری گیلانی خاں صاحب سابق ذیلدار آف بہرام بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں

(خاکسار بشیر احمد خاں خلف چوہدری گیلانی خاں صاحب)

۲۔ میری ہمشیرگان عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ (خاکسار محمد شفیع لاہور)

۳۔ میرا چھوٹا بھائی علیم الدین معدہ اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہے اسے بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں جن سے سخت کمزوری ہوجاتی ہے نیز میری بچی بھی کافی عرصہ سے سخت بیمار رہی ہے۔ (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۴۔ میری والدہ ماجدہ (اہلیہ قریشی محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم) کراچی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں اب تکلیف زیادہ ہوتی جارہی ہے اور کمزوری بڑھ گئی ہے۔

(ناصر احمد قریشی — از کراچی)

۵۔ والدہ صاحبہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب بیمار ہیں — والدہ منظفر کا چند دنوں تک نشتر ہسپتال میں دماغ کا اپریشن ہونے والا ہے۔

(ماسٹر سعید احمد c/o شیخ امیر احمد صاحب انگلش ٹیچر فیض ہائی سکول ملتان)

۶۔ میری والدہ صاحبہ ان دنوں بیمار ہیں اور کافی کمزور ہوچکی ہیں۔

(چوہدری لطیف احمد گھمن ایم۔ اے سیالکوٹ چھاؤنی)

۷۔ میری چھوٹی بہن بیمار رہتی ہے سخت دورے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے دماغ پر بہت اثر ہے۔ (فوزیہ میر وزیرآباد)

۸۔ میرے والد محترم مولوی محمد منیر صاحب مولوی فاضل سخت بیمار ہیں۔

(خاکسار محمد عبداللہ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۹۔ میرا لڑکا سلطان احمد لعارضہ بخار بیمار ہے۔ (بشیر احمد ولد قاسم خاں۔ گھٹیالیاں)

۱۰۔ بندہ پر ایک دیوانی دعوےٰ دائر ہے۔ (حکیم صوفی دین محمد سیکرٹری امور عامہ گوجرانوالہ)

۱۱۔ میرے دوست قریشی عابد حسین صاحب آف واہ کینٹ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں

(محمد نواز مومن — ربوہ)

۱۲۔ بندہ روزگار کی وجہ سے پریشان ہے۔ (عبدالکریم انجمن احمدیہ آر اے بازار لاہور چھاؤنی)

۱۳۔ میرے والد صاحب کچھ دنوں سے جسم پر خارش کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

(رفیق احمد فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

تقرر نائب امیر ضلع سیالکوٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خواجہ سرفراز احمد صاحب کو نائب امیر ضلع سیالکوٹ ۳۰/۴/۶۵ تک کے عرصہ کے لئے منظور فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب ایس۔ ڈی۔ او آف کوٹ احمدیاں حال مقیم بیراج کالونی جام شورو حیدرآباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم چوہدری غلام قادر صاحب وفات پاچکے ہیں۔ مرحوم نے قطعہ ۳۱/۱۳ محلہ باب الابواب ربوہ میں سے دس مرلہ اراضی خرید کی ہوئی ہے۔ والد صاحب مرحوم کے تمام ورثاء نے باہمی تصفیہ کرکے یہ اراضی مجھے دے دی ہے اور اس کی قیمت حصہ رسدی لے لی ہے۔ اس لئے اب اس اراضی میں میرے سوا کسی کا بھی حصہ نہیں ہے۔ لہذا یہ اراضی میرے نام منتقل کی جائے۔

اپنے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء بتائے ہیں۔ ۱۔ چوہدری عبدالسلام صاحب ۲۔ چوہدری عبدالقدوس صاحب ۳۔ چوہدری عبدالماجد صاحب ۴۔ چوہدری عبدالخالق صاحب مرحوم (ان کا ایک لڑکا مسمی خالد میری ہی سرپرستی میں پرورش پارہا ہے) پسران ۵۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ ۶۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ ۷۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ۔ ۸۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ دختران چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم۔

اس درخواست پر ان تمام ورثاء کے تصدیقی دستخط و نشان انگوٹھا درج ہیں اور مکرم چوہدری غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد اور انسپکٹر صاحب وقف جدید مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب کے تصدیقی دستخط بھی ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم حکیم بشیر احمد صاحب ولد حکیم شیخ محمد صاحب معروف قریشی نصیر احمد صاحب مدرس محلہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب فوت ہوچکے ہیں۔ مرحوم کا قطعہ ۲۴/۱۵ محلہ دارالیمن ربوہ میں سے دس مرلہ اراضی بطور عطیہ دی گئی تھی چونکہ مرحوم کا کوئی وارث میرے سوا نہیں ہے اس لئے یہ اراضی میرے نام منتقل کی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء)

شکریہ احباب

میرے برادر بزرگ محترم مولوی ظفر اسلام صاحب ہدولہوی کی وفات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے دیگر بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے کثرت کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ میرے لئے انفرادی طور پر ان سب کو جواب دینا ممکن نہیں اس لئے اخبار کے ذریعے میں سب بزرگوں۔ عزیزوں اور بھائی بہنوں کا اپنی طرف سے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور دیگر لواحقین کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواستِ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

خاکسارہ مسعودہ بیگم

اہلیہ محترم بابو عبدالعزیز صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ

اعلان

ربوہ کے محلہ جات دارالرحمت غربی۔ دارالرحمت وسطی یا دارالرحمت شرقی میں واقع مکان یا زمین فروخت کرنے کے خواہش مند احباب پتہ ذیل پر تفصیلات اور قیمت سے مطلع کریں۔ (ملک محمد احمد وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۹ فروری۔ ایران کے شاہ محمد رضا شاہ پہلوی کل شام پاکستان کے تین روزہ دورے پر تہران سے راولپنڈی پہنچے تو ان کا انتہائی شاندار استقبال کیا گیا شاہ پی آئی اے کے بوئنگ طیارے میں کراچی سے راولپنڈی پہنچے وہ تہران سے سیدھے راولپنڈی پہنچنے والے تھے لیکن ان کے ذاتی طیارے میں پرواز کے بعد کچھ خرابی پیدا ہو گئی چنانچہ انھیں تہران سے کچھ دور آکر واپس جانا پڑا۔ اس سے ان کی روانگی میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ اور وہ پی آئی اے کے طیارہ کے ذریعہ تہران سے کراچی پہنچے جہاں سے پی آئی اے کا خاص طیارہ معزز مہمان کو لے کر راولپنڈی پہنچا۔

لاہور۔ ۹ فروری۔ شہنشاہ ایران آج شام ۵ بجے صدر محمد ایوب کے ہمراہ راولپنڈی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ صوبائی دارالحکومت میں ان کے پر شکوہ خیر مقدم کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ گورنر امیر محمد خان صوبائی وزراء اور اعلیٰ حکام ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کریں گے۔ شہنشاہ گورنر ہاؤس میں قیام کریں گے۔ آج رات نیو یونیورسٹی کیمپس میں وہ ایک ثقافتی شو دیکھیں گے۔

کل صبح ساڑھے نو بجے شاہ ایران ایک عسکری مظاہرہ دیکھنے جائیں گے اور دوپہر کو وہاں سے واپس آکر گورنر ہاؤس میں کھانا کھائیں گے۔ شام کو وہ پولو کا ایک نمائشی میچ دیکھیں گے اور اس کے بعد آر۔سی۔ڈی ثقافتی سیمینار کی افتتاحی تقریب میں شرکت کریں گے۔ اس سیمینار کا افتتاح صدر ایوب کریں گے۔ جمعرات کی صبح کو شہنشاہ ایران واپس تہران روانہ ہو جائیں گے۔ صدر ایوب انہیں ہوائی اڈہ پر الوداع کہیں گے۔

ماسکو۔ ۹ فروری۔ امریکہ نے ۲۴ گھنٹوں کے دوران شمالی ویٹ نام پر دوسرا ہوائی حملہ کیا ہے روس کی خبر رساں ایجنسی تاس نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کے طیاروں نے پیر کو شمالی ویٹ نام کے قصبہ ڈونگ ہوئی پر شدید بمباری کی ہے اس سے قبل اتوار کو بھی امریکی طیاروں نے شمالی ویٹ نام پر شدید حملہ کیا تھا۔ اور وہاں متعدد فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا تھا۔ شمالی ویٹ نام پر امریکہ کے ان حملوں سے جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھنے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے

ریڈیو ماسکو نے شمالی ویٹ نام پر امریکہ کے ہوائی حملہ کو اشتعال انگیزی تعبیر کیا ہے

ادھر امریکہ نے سرکاری طور پر روس کو مطلع کیا ہے کہ اس نے شمالی ویٹ نام کے خلاف جوابی کارروائی کی ہے

امریکہ نے سرکاری طور پر سلامتی کونسل کو بھی اس کارروائی سے مطلع کر دیا ہے سلامتی کونسل میں امریکہ کے مستقل مندوب مسٹر ایڈلائی سٹیونسن نے کونسل کے صدر کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے شمالی ویٹ نام کے ان فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا ہے جہاں سے جنوبی ویٹ نام میں امریکی فوجی اڈوں پر حملے کئے جاتے تھے۔

چین کی خبر رساں ایجنسی نے امریکہ کے حملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر جانسن شمالی ویٹ نام پر حملے کے سب سے بڑے مجرم ہیں خبر رساں ایجنسی نے اس حملہ کو سب سے بڑی اشتعال انگیزی قرار دیا ہے۔ اور الزام لگایا ہے کہ امریکہ شمالی ویٹ نام میں جنگ چھیڑنا چاہتا ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ امریکہ نے بحرالکاہل میں متعین اپنی فضائی اور بحری افواج کو کمیونسٹوں کے جوابی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے فوجوں کو تیار رہنے کا حکم صدر جانسن نے جو ملک کے سپریم کمانڈر بھی ہیں کل صبح ایوان صدر واشنگٹن سے جاری کیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جنوبی ویٹ نام سے امریکی شہریوں اور ان کے بیوی بچوں کا انخلاء بعجلت مکمل کیا جائے۔

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر میکنامارا نے کل صبح واشنگٹن میں اعلان کیا کہ اتوار کو امریکی طیاروں نے شمالی ویٹ نام کے فوجی اڈوں پر جو حملہ کیا تھا وہ کامیاب رہا ہے اور ہم نے متعدد فوجی اڈوں کو تہس نہس کر دیا ہے جہاں سے جنوبی ویٹ نام میں لڑنے والے کمیونسٹ گوریلوں کو اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے

مسٹر میکنامارا کل کے ہوائی حملے پر تبصرہ کر رہے تھے جو امریکہ کے تین طیارہ بردار جہازوں کے ذریعے شمالی ویٹ نام کے جنوبی حصے میں کیا گیا تھا۔ اس حملے میں راکٹ اور بم استعمال کئے گئے۔ دریں اثناء امریکہ کے ہاک میزائل سے لیس طیاروں کی ایک بٹالین جنوبی ویٹ نام پہنچ گئی ہے اور اب وہ شمالی ویٹ نام پر کسی وقت بھی حملے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

تہران۔ ۹ فروری۔ ایران کے سابق وزیراعظم مسٹر حسن علی منصور کے قتل کے پیچھے ایران کے کٹر مذہبی گروہ فدایان اسلام کا ہاتھ ہے اس امر کا انکشاف نئے وزیر اعظم امیر عباس ہویدا نے کل ایران کے ایوان زیریں میں ۲۶ جنوری کے واقعہ کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کیا۔ اس سلسلے میں متعدد افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ لیکن وزیر اعظم نے ان کی تفصیل نہیں بتائی۔

واضح رہے کہ ایران کے وزیر اعظم حسن علی منصور کو ایرانی پارلیمنٹ کے سامنے ایک طالب علم محمود بخارائی نے گولی مار کر شدید زخمی کر دیا تھا اور وہ بعد ازاں ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے۔

لاہور۔ ۹ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے پرائیویٹ طور پر بی اے۔ بی ایس سی۔ اور ایم اے کے امتحانات دینے کی اجازت دے دی ہے کونسل نے کل ایک اجلاس میں یونیورسٹی سنڈیکیٹ سے سفارش کی ہے کہ پرائیویٹ طلباء کے لئے تینوں امتحانات کی مخصوص ڈگریاں جاری کی جائیں۔

اکیڈمک کونسل نے اپنے اجلاس میں بی ایس سی کا پرائیویٹ امتحان دینے والوں کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ کسی تسلیم شدہ لیبارٹری میں تجربات مکمل کریں۔ ایسے امیدوار کالجوں میں تعلیم پانے والے طلباء کے ساتھ ایک ہی قسم کا امتحان دے سکیں گے آرٹس کے امیدواروں پر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ کونسل نے ایم ایس سی کا پرائیویٹ امتحان دینے کی اجازت نہیں دی۔

اسمارہ۔ ۹ فروری۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ جو کل حبشہ کے دورے سے واپس آ گئی ہیں۔ حبشہ کے ایک سابق بادشاہ تھیوڈور کا تاج اور شاہی مہر شاہ ہیل سلاسی کو واپس کر دی یہ تاج اور مہر برطانوی افواج نے ۱۸۶۸ء میں حبشہ کی جنگ کے دوران چھین لئے تھے ملکہ نے کل الوداعی دعوت میں اپنے معزز میزبان کی میزبانی کا شکریہ ادا کیا۔

کراچی ۹ فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم جارجز پومپیڈو کل پاکستان کا تین روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد دہلی روانہ ہو گئے ہوائی اڈے پر انھیں وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو۔ فرانس کے سفیر متعین پاکستان۔ افسر مہمانداری اور اعلیٰ سرکاری افسروں نے الوداع کیا۔

پاکستان میں تین روزہ قیام کے دوران وزیر اعظم فرانس راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ لاہور اور کراچی گئے۔ راولپنڈی میں انھوں نے صدر ایوب کے ساتھ طویل بات چیت کی اور لاہور اور کراچی میں شہریوں کی استقبالیہ دعوتوں میں شرکت کی۔

کراچی ۹ فروری۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر اے ایچ قریشی نے گزشتہ روز کراچی کے فساد زدہ علاقوں گوجر نالہ اور لالو کھیت کا معائنہ کیا۔

نئی دہلی ۹ فروری۔ برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین نی ون نے کل یہاں بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری اور صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کے ساتھ آخری بار بات چیت کی۔ اس کے بعد وہ بمبئی روانہ ہو گئے پالم کے ہوائی اڈے پر انھیں پورے اعزاز کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

کراچی ۹ فروری۔ روس کے ممتاز شاعر اور لینن انعام یافتہ مسٹر رسول حمزہ کل صبح روسی فضائی کمپنی کے طیارے میں ماسکو روانہ ہو گئے وہ پاکستان کے دس دن کے دورے پر کل کراچی پہنچے تھے جہاں انھیں اپنی معمر والدہ کی بیماری کی خبر ملی۔ چنانچہ انھوں نے اپنا دورہ مختصر کر دیا اور کل صبح ماسکو روانہ ہو گئے ہوائی اڈے پر انھیں پاکستان رائٹرز گلڈ کے ممتاز ارکان نے الوداع کہا۔

ماسکو ۹ فروری۔ روس میں مغربی مبصروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ جنوبی ویٹ نام میں امریکی اڈے پر ویٹ کانگ گوریلوں کا حملہ جمہوریہ چین اور شمالی ویٹ نام کی سازش کا نتیجہ ہے۔ گوریلوں نے امریکی اڈے پر اس وقت حملہ کر دیا جب مسٹر کوسیجن ہنوئی میں موجود تھے۔ اور اعلان کر چکے تھے کہ روس شمالی ویٹ نام کے خلاف امریکی جارحیت برداشت نہیں کرے گا۔ شمالی ویٹ نام اور چین کی سازش کا یہ مقصد ہے کہ امریکی حملہ اور روسی وزیر اعظم کے اعلان سے جو صورت حال پیدا ہو وہ اس سے پورا پورا فوجی اور سیاسی فائدہ اٹھا سکیں۔ لیکن روسی حلقوں نے اس ضمن میں شمالی ویٹ نام اور چین پر کسی قسم کی الزام تراشی نہیں کی۔ انھوں نے کہا ہے کہ شمالی ویٹ نام پر امریکی حملہ سنگین واقعہ ہے اور روس یقیناً شمالی ویٹ نام کو موثر فوجی امداد دے گا۔

سان سلواڈور۔ ۹ فروری۔ گزشتہ روز یہاں تقریباً پانچ پانچ گھنٹوں کے وقفہ سے زلزلہ کے تین شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ان سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی مگر متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے اور کئی مکان گر گئے ہیں گزشتہ ایک ہفتے سے یہاں زلزلے کے جھٹکوں کا سلسلہ جاری ہے اور ہفتہ میں ۸ سو مرتبہ زمین ہل چکی ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تکلفات میں پڑ کر اور انہی میں منہمک رہ کر ہم اسلام کی ترقی کے کام نہیں کر سکتے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کریں تا اسلام کی خدمت بجا لا سکیں

ایک ایسی جماعت کے افراد کے لئے جن کا مقصد ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کرنا ازبس ضروری ہے۔ اگر وہ کھانے اور لباس میں سادگی اختیار نہ کریں اور تکلفات میں ہی منہمک رہیں تو وہ کبھی اسلام کی ترقی کے کام نہیں کر سکتے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے آغاز میں ہی احباب کو کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کرنے کی طرف نہایت زور دار الفاظ میں توجہ دلائی تھی چنانچہ ذیل میں لباس میں سادگی سے متعلق حضور کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں حضور فرماتے ہیں:-

۱- "لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے، کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح وہ غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہیں اس پر دھبہ نہ پڑ جائے کہیں اس پر داغ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا اس کے مقابلہ میں اس شخص کو میں زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ ان کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے۔ خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسانوں میں سے تفرقہ دور ہو جاتا ہے۔ ......

۲- ...... درحقیقت اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہمارا دماغ اور تمام باتوں سے فارغ ہو اور یا تو وہ خدا کی یاد میں مشغول ہو یا بنی نوع انسان کی بہتری کی تدابیر سوچ رہا ہو اور حق بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں ہمہ تن مشغول ہو تو اسے یہ موقعہ ہی نہیں ملتا کہ وہ لباس کی درستی کی طرف توجہ کرے۔ ...... انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام کر سکتا ہے اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو اسلام کی ترقی کے کام ہم کب کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا۔ تاکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے۔" (خطبہ ۱۲ فروری ۱۹۳۸)

تقریب شادی

مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۵ء کو عزیز عبدالماجد صاحب ابن مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ کی تقریب شادی عمل میں آئی ان کا نکاح گزشتہ سے پیوستہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے عزیزہ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر خلیل احمد صاحب کلاس والہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پڑھا تھا۔

بارات مورخہ یکم جنوری کو گوجرانوالہ سے بذریعہ بس اور کار وغیرہ کلاسوالہ گئی اور رخصتانہ کی تقریب کے بعد اسی روز واپس آگئی۔ مورخہ ۲ جنوری کو عزیز کے ماموں مکرم عبدالقادر صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت کے اختتام پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے دعا کرائی۔ احباب رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں،

(منظور احمد خان۔ ربوہ)

درخواست دعا۔ بشیر احمد صاحب سنگسار ضیاء الاسلام پریس ربوہ بخار سینہ میں درد اور سانس کی تنگی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔ (ہدایت احمد ربوہ)

محترم ملک غلام فرید صاحب کی صاحبزادی زاہدہ بیگم موٹر کار کے حادثہ میں وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ انگریزی تفسیر القرآن کے ایڈیٹر محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی چھوٹی صاحبزادی عزیزہ زاہدہ بیگم جو اپوا کالج لاہور میں بی اے کی طالبہ تھیں مورخہ ۶ و ۷ فروری ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات موٹر کار کے ایک حادثہ میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸ فروری کو محترم ملک صاحب موصوف کی بڑی صاحبزادی راشدہ بیگم صاحبہ ایم اے کی تقریب شادی عمل میں آنا تھی کہ اسی رات بہ تقدیر الٰہی اچانک یہ اندوہناک حادثہ پیش آگیا۔

مورخہ ۷ فروری کو عزیزہ زاہدہ بیگم مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور پھر تدفین کے لئے جنازہ کے ساتھ گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص منظوری سے مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا شمس صاحب نے ہی دعا کرائی۔ عزیزہ مرحومہ بہت سعید طبع، دینی غیرت کی حامل اور کالج کی طالبہ ہونے کے باوجود پردہ کا خاص خیال رکھنے والی تھیں۔

ادارہ الفضل اس اندوہناک حادثہ پر محترم ملک صاحب موصوف اور آپ کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور ان کی روح پر اپنے انوار و افضال اور رحمتوں اور برکتوں کی بارش نازل فرمائے۔ نیز محترم ملک صاحب موصوف اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو آمین۔

محترم ملک صاحب موصوف کے صاحبزادے عزیز کرشن احمد بھی جو موٹر کار ہی میں تھے اس حادثہ میں شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور برکتوں والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

محترم حکیم محمد عمر صاحب رضی اللہ عنہ کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۱۰ فروری۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت قدیمی مخلص اور فدائی صحابی حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند محترم حکیم محمد عمر صاحب جو خود بھی صحابی تھے مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۵ء کو ۷ بجے شام کے قریب بعمر ۹۵ سال وفات پا گئے تھے آپ کی نعش کل مورخہ ۹ فروری کو نماز ظہر کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز ظہر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ، ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات کے طلباء و ممبران اسٹاف اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور پھر جنازہ کے ہمراہ مقبرہ بہشتی تک گئے جہاں محترم حکیم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حکیم صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین،

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴